50640- بھائی مالدار تھا پھر کنگال ہوگیا تو کیا اسکے ذاتی گھر کے ہوتے ہوئے زکاۃ دے سکتا ہے ؟

سوال

میرا بھائی ایک کامیاب تاجر تھا، اوراس کی مالی حالت بھی اچھی اور بہتر تھی، اس نے ایک جدید اور مہنگا ترین گھر بنانا شروع کیا اور کچھ عرصہ بعد اس کی مالی حالت ابتر ہوگئ اور وہ کنگال ہوگیا، توکیا میرے لیے اسے زکاۃ دینا جائز ہے، حالانکہ وہ اس گھر کا مالک ہے جس کی ملکیت تقریبا پچاس ہزار دینار ہے، اوراس کی کفالت میں نوبچے ہیں، اب انکی حالت بہت ہی بری ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

اس فقیر یا مسکین کوزکاۃ دینی جائز
ہے جس کے پاس اپنی اوراہل وعیال کی ضروریات کے لیے نفقہ اور خرچ نہ ہو، لھذا اگر
آپ کے بھائی کے پاس رہائش کے لیے مکان ہے جواسے اوراس کی اولاد کے لیے کافی ہے،
تواسے اس گھرکی بنیادوں کوفروخت کرکے اپنی اوراولاد کی ضروریات پوری کرنی
چاہیں، اوراگراسے فروخت کرنا ممکن نہیں توپھر نفقہ اور رہائش کی بنا پر اسے زکاۃ
دینی جائز ہے۔

لیکن اسے زکاۃ اس لیے ادا نہیں کی
جائے گی کہ وہ اپنے اس گھر کی تعمیر مکمل کرلے، کیونکہ فقیر کواتنی زکاۃ دی جا
سکتی ہے جواس کی ضروریات پوری کرے، اور آپ کے بھائی کی رہائش کی ضرورت گھر تعمیر کئے
بغیر پوری ہوسکتی ہے، مثلا اس کے لئے کوئی مناسب سا گھر کرایہ پر لے لے۔

دوم :

زکاۃ کے مستحق اقرباء و رشتہ داروں
کوزکاۃ ادا کرنا غیر رشتہ داروں کوزکاۃ دینے سے افضل اور بہتر ہے ؛ کیونکہ قریبی
اور رشتہ دار پر صدقہ کرنا ایک توصدقہ ہے اور دوسرا صلہ رحمی بھی، لیکن اگر وہ
قریبی اور رشتہ داران افراد میں سے ہو جن کا نفقہ اور خرچ آپ پر لازم ہے تو پھر اسے
زکاۃ دینی جائز نہیں بلکہ آپ پر ان کا نفقہ اور خرچ کرنا واجب ہے۔

۔

مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (20278
) کا جواب دیکھیں۔

شیخ محمد صالح عثیمین رحمہ اللہ کہتے
ہیں :

"زکاۃ کے مستحقین میں سے انسان جتنا
بھی آپ کا زیادہ قریبی رشتہ دار ہوگا وہ اتنا ہی دوسرے سے اولی وافضل و بہتر ہے؛
کیونکہ آپ کا اپنے قریبی اور رشتہ دار پر صدقہ کرنا ایک تو صدقہ ہے ساتھ میں صلہ
رحمی بھی ہے، لہذا آپ کا اپنے قریبی کو زکاۃ دینا جائز ہے بشرطیکہ اس کا نان و نفقہ
آپ پر واجب نہ ہوتا ہو، اور اگر اس کا نفقہ آپ پر واجب ہوتا ہو تو اس پر خرچ کرنا
آپ پر واجب ہے، اور اپنی زکاۃ اسے دینا جائز نہ ہوگی۔

فرض کریں کہ آپ کا ایک بھائی ہو اور
اس کا وارث آپ کے علاوہ کوئی اور نہیں، اور آپ غنی و مالدار ہیں اور اس پر خرچ کرنے
کی استطاعت رکھتے ہیں اور آپ کا بھائی فقیر ہے، اس صورت میں آپ کا اسے اپنی زکاۃ
دینا جائز نہیں؛ کیونکہ اسکا نان و نفقہ آپ کے ذمہ واجب ہے، لیکن اگر اس فقیر بھائی
کی اولاد ہو تو آپ کے لیے اسے زکاۃ دینی جائز ہے؛ کیونکہ اس کی اولاد ہونے کی صورت
میں آپ پر اس کا خرچ واجب نہیں ہوتا، کیونکہ آپ اس کے وارث نہیں ہیں۔

ماخوذ : از خطبۃ الجمعۃ (المجموعۃ
السابعۃ)

اور شیخ محمد صالح العثیمین رحمہ اللہ
تعالی سے دریافت کیا گیا :

رشتہ داروں کو زکاۃ دینے کا حکم کیا
ہے؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

اس میں قاعدہ و اصول یہ ہے کہ : ہر وہ
قریبی اور رشتہ دار جس کا نان و نفقہ زکاۃ دینے والے پر واجب ہوتا ہے تو اسے زکاۃ
دینی جائز نہیں جو اس کے نفقہ اور خرچ کو ختم کرنے کا سبب بنے۔

لیکن اگر اس قریبی اور رشتہ دار کا
نان ونفقہ اس پر واجب نہیں ہوتا، مثلا جب بھائی کی اولاد ہو کیونکہ جب بھائی کے
بیٹے ہوں تو بیٹوں کے ہوتے ہوئے ان کے مابین آپس میں عدم وراثت کو مدنظر رکھتے ہوئے
اس کے بھائی پر اس کا نفقہ واجب نہیں ہوگا اور اس حالت میں اگر بھائی زکاۃ کے
مستحقین میں سے ہو تو بھائی اسے زکاۃ دے سکتا ہے۔

اسی طرح اگر انسان کے قریبی اور رشتہ
دار نفقہ میں تو زکاۃ کے محتاج نہیں، لیکن ان پر قرض ہے تو یہ قرض ادا کرنا جائز
ہے، اگرچہ وہ قریبی والد یا بیٹا، یا بیٹی یا ماں ہی کیوں نہ ہو، بشرطیکہ کہ ان پر
پڑنے والا قرضہ فضول خرچی کی وجہ سے نا بنا ہو۔

دیکھیں : مجموع فتاوی ابن عثیمین (18
/414)

واللہ اعلم.